© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر و نظر

دینی مدارس کا ماحول!

'دینی مدارس کا کردار' ان دنوں بطورِ خاص ہدفِ تنقید ہے اور میڈیا نے لگا تار اُنہیں مہمل، بیکار اور معاشرے کا عضوِ معطل قرار دینے کی پالیسی اپنا رکھی ہے۔ جبکہ دوسری طرف انہی دینی مدارس کو ملک کی سب سے بڑی این جی او اور اسلام کے قلعے قرار دینے کے علاوہ جدید مغربی تہذیب وفلسفہ کا سب سے بڑا مخالف بھی قرار دیا جاتا ہے۔ دینی مدارس کا موجودہ معاشرے میں کیا کردار ہے اور ان کے شب وروز کس نوعیت کی سرگرمیوں میں گزرتے ہیں؟ اس کی نشاندہی 'محدث' سے وابستہ جامعہ لاہور الاسلامیہ کے معمولات پر ایک نظر ڈالنے سے بخوبی ہو جاتی ہے کہ ان مدارسِ دینیہ میں تعمیر وتخریب کا تناسب کیا ہے؟

مدارس پر دہشت گردی، علم مخالف رویوں، قدامت پسندی، حالاتِ حاضرہ سے عدم دلچسپی اور فرقہ واریت کے فروغ کے حوالے سے جو الزامات لگائے جاتے ہیں، جامعہ ہذا کی روز مرہ سرگرمیوں سے اس صورتِ حال کا اندازہ بھی بآسانی لگایا جاسکتا ہے۔

لاہور کی دوسری بڑی دینی درسگاہ **جامعہ لاہور الاسلامیہ** میں گذشتہ ماہ دو ورکشاپوں کا انعقاد عمل میں آیا جس میں سے ہفتہ بھر کی ایک ورکشاپ میں پاکستان کے چاروں صوبوں سے ۲ صد کے لگ بھگ علماے کرام نے شرکت کی جبکہ دوسری ورکشاپ میں لاہور کے تمام دینی مدارس کے منتظمین کو 'نظم ونسق اور شخصی وادارہ جاتی نشوونما' کے موضوع پر لیکچرز دیے گئے۔

ان ورکشاپوں سے چند روز قبل ۷ جولائی کو لندن بم دھماکوں کا سانحہ بھی پیش آچکا تھا لہٰذا اس اہم حادثہ پر اظہارِ خیال اور دینی جماعتوں کے نقطہ نظر کی ترجمانی کے لئے جامعہ نے 'اسلام اور دہشت گردی' کے موضوع پر ایک بین الجماعتی سیمینار بھی انہی دنوں منعقد کیا۔

محدث کا زیر نظر شمارہ ان ورکشاپوں میں پیش کردہ اہل علم ودانش کے بیش قیمت افکار ونظریات کے لئے مختص ہے۔ یہ مضامین صرف رپورٹیں ہی نہیں بلکہ اس میں اہم خطابات کے جملہ مفید نکات کا خلاصہ بھی پیش کردیا گیا ہے حتیٰ کہ بعض قیمتی خطابات کو ضروری اصلاح کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ساتھ لفظ بہ لفظ بھی شائع کر دیا گیا ہے۔

جامعہ لاہور الاسلامیہ کے زیر اہتمام ان تینوں پروگراموں میں ممتاز دینی قیادت کو ہی مدعو کیا گیا تھا اور موضوعات کے انتخاب میں بھی اس امر کو بطورِ خاص ملحوظ رکھا گیا ہے کہ روایتی موضوعات کے بجائے شرکاء ورکشاپ کو اہم فکری لوازمہ میسر آسکے۔ ان مضامین سے قارئین کو یہ اندازہ بھی ہوگا کہ دینی طبقات کی دلچسپی اور اہمیت کے موضوعات کون سے ہیں اور ان کی قیادت اہم علمی، فکری، دعوتی اور واقعاتی ایشوز کے بارے میں کیا رائے رکھتی ہے۔

اس شمارے میں تینوں پروگراموں کے بارے میں تین مستقل مضامین شائع کئے جارہے ہیں اور بطورِ نمونہ ایک خطاب مکمل طور پر بھی شائع کر دیا گیا ہے جس کا موضوع 'مکالمہ اور مباحثہ کے آداب' ہے۔ علاوہ ازیں مدیر الجامعہ حافظ عبد الرحمن مدنی حفظہ اللہ کا خطبہ استقبالیہ بھی مکمل طور پر شائع کیا جارہا ہے جس میں جامعہ کی اہم علمی سرگرمیوں کے علاوہ دیگر متعلقہ اداروں کا مختصر تعارف بھی شامل ہے۔

زیر نظر پروگراموں کی رپورٹنگ ادارۂ محدث کے رفیق جناب محمد اسلم صدیق نے کی ہے جسے مدیر 'محدث' کی اصلاح ونظر ثانی کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔ ان رپورٹوں کے باوجود جن احباب کی علمی تشنگی برقرار رہے، وہ ان تینوں پروگراموں کی سی ڈیاں بھی ادارۂ محدث سے حاصل کرسکتے ہیں جس میں تمام ضروری دستاویزات، وثائق، فارم، امتحانات، اخبارت میں شائع ہونے والی خبریں اور انتظامی تفصیلات کے ساتھ ساتھ تمام خطابات کی مکمل ریکارڈنگ بھی محفوظ کردی گئی ہے۔ یہ سی ڈیاں ادارہ محدث کے شعبۂ کمپیوٹر نے تیار کی ہیں۔

اگر ہمارے معزز قارئین دینی مدارس کے اس کردار سے متفق ہیں اور اسلام ومسلم اُمہ کے لئے ان کی خدمات کو وقعت کی نظر سے دیکھتے ہیں تو اُنہیں اپنی زبان وقلم، دل وجان اور مال و وسائل سے اس جہاد میں ان کے ساتھ قدم بہ قدم شریک ہونا چاہئے، بالخصوص ان حالات میں جب ان دینی اداروں کے گرد گھیرا تنگ کرنے کے لئے عالمی قوتیں یکجا ہو چکی ہیں اور اسلام کی اصل تصویر کو مسخ کرنے کے لئے اُنہوں نے قابل افراد کی زیر نگرانی مال ودولت کے منہ کھول دیے ہیں اور باضابطہ طور پر کئی اداروں کو اس کام پر مامور کردیا ہے۔

رمضان المبارک میں اپنی زکوٰۃ وصدقات میں بھی اسلام کی خدمت میں مصروفِ کاران اداروں کو بطورِ خاص یاد رکھنے کی گذارش ہے۔

(ادارہ 'محدث')

© rasailojaraid.com